21696 - بیٹے کوادب سکھانے کےلیے جس نےسارا مال لے لیا تھا بیٹیوں کےلیے ثلث کي وصیت کردي

سوال

میرے والد نےوفات سے ایك برس قبل ہمیں تین لڑکیوں اور ایك لڑکے کواس کے خاص مالي حساب وکتاب کےاوراق دیے جوانہوں نے ہمارے لیے ہم سے کئي برس دور رہ کر کتني مشکلات سے جمع کیے ، ہم سب جانتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے لیے یہ سب کچھ کرنے میں کتني مشکل اٹھائي اس لیے احتراما ہم میں سےکسي ایك نے بھي یہ جرات نہیں کي کہ اس مال میں سے ان کے پوچھےبغیر کچھ رقم نکلوائے .

میرےبھائي اور بہن کےدرمیان جھگڑا ہوا جس کي بنا پر بھائي نے اکاؤنٹ سےساري رقم نکلوا لي ، والد مرحوم لڑکیوں کي طرف داري میں تھے جس کي بنا پر بھائي (اللہ اسے معاف فرمائے) نے وہ ساري رقم نکلوا لي جووالد صاحب نےاس کے اکاؤنٹ میں رکھي تھي اور اس کےکاغذات بھي اسے دے دیے تھے، اور جب بھائي کواس وصیت کا علم ہوا تواس نے اس کےخلاف دعوي دائر کردیا جس میں اس نے وصیت اور اس کي مشروعیت میں کیڑے نکالنے کي کوشش شروع کردي .

جب والد صاحب کوبنك سے اس کا علم ہوا توانہیں بہت شدید صدمہ پہنچا ، اور اسے رقم واپس کرنے کا کہا اس لیے کہ انہیں بیماري میں رقم کي ضرورت ہے لیکن بھائي نے والد صاحب کورقم واپس کرنے سے انکار کردیا جس کا والد صاحب پر بہت برا اثر ہوا ، اور والد صاحب بھائي پر ناراضگي کي حالت میں ہي فوت ہوگئے ، صحیح ہوش وحواس میں رہتے ہوئے انہوں نے وفات سے قبل بیٹیوں کےلیے ایك تہائي کي وصیت لکھ دي یہ وصیت بھائي کےلیے بطورسزا تھي .

میں نے خود بھي یہ وصیت ماننے سے انکار کردیا تھا کیونکہ میں اس وصیت پر خوش نہیں تھي اور میں نے صرف اپنا شرعي حق لیا اور اپني بہنوں کي بھي نصیحت کي کہ اس وصیت کوچھوڑ دیں تا کہ اگر والد صاحب کسي غلطي میں پڑے ہوں تو ہم اس شك سے بھي نکل سکیں ، اور اسي طرح بھائي کےساتھ بھي صلہ رحمي قائم رہے جیسا کہ اللہ تعالي نے ہمیں حکم بھي دیا ہے ، لیکن انہیں اس پر مطمئن کرنے کي میري کئي کوشش کامیاب نہ ہوسکیں اور انہوں نے اس وصیت پر عمل کرنے کےلیے مقدمہ بازي کا راستہ اختیار کر لیا .

میري والدہ مرحومہ کےآنسو بھي انہیں اس مطالبہ سے باز نہ رکھ سکے ، میں نے بھائي کےساتھ بھي کئي ایك بار کوشش کي کہ وہ والد صاحب کے نام اور شہرت کي حفاظت کي خاطر بہنوں کےساتھ مقدمہ بازي میں نہ پڑے لیکن اس میں بھي کامیاب نہ ہوسکي ، اور اسے کہا کہ یہ سب کچھ وہ اپنے لیے دنیا میں ان اعمال کي سزا تصور کرلے جو کچھ اس نے والد صاحب کے ساتھ کیا تھا ، لیکن اس نے جو اپنا حق سمجھ رکھا تھا اس سے پیچھے ہٹنے سے انکار کردیا ، اور دونوں فریق مجھے یہ کہنا شروع ہوگئے کہ تم حق کا ساتھ نہیں دیتي ، میں نے ابتدا سے ہي اس جھگڑے میں نہ پڑنے کا فیصلہ کرلیا اور وکیل کےذریعہ اس معاملہ سے انکار کرتي رہي .

ميري گزارش ہے کہ اس بارہ ميں آپ جوشرعي حکم ديکھتے ہيں وہ بيان کريں اور ميري بہنوں کا اس ميں شرعي حق کيا ہوگا ، اور ان کےمتعلق ميرے کيا واجبات ہيں ميري صلہ رحمي کي کئي ايك کوشش کےباوجود انہوں نے ميرے بارہ ميں موقف اختيار کررکھا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

بہن بھائيوں کےمابين اس طرح کا واقعہ ہونا بہت افسوس ناك ہے اور پھر جب اختلاف کا سبب مال ہوتو اور بھي زيادہ افسوس کا مقام ہے ، ميں سوال کرنے والي بہني کا حقيقي شکريہ ادا کرتا ہوں کہ اس نے بہت عقلمندي کا ثبوت ديا اوربھائي کےساتھ جھگڑے ميں پڑنے کي بجائے سلامتي کوترجيح دي اور بڑي خوشي سے يہ کام کيا ، اور اس معاملے کوگھريلو طور پر خاندان کےاندر ہي حل کرنے کي کوشش کي جوکہ بذاتہ اس معاملہ کوابتدائي طور پر حل کرنے کا بہت اچھا اور بہتر طريقہ ہے .

رہا سوال کا جواب تومندرجہ ذيل نقاط ميں اس بيان کيا جاتا ہے:

اول:

آپ کےوالد نے جومال آپ کےليے جمع کيا اور کےليے مشکلات بھي اٹھائيں تا کہ آپ لوگ اس مال سے فائدہ حاصل کرسکيں يہ ان سب افراد کا حق ہے جس کےليے اللہ تعالي نے وراثت ميں حق ديا ہے ، آپ ميں سے ہر ايك فرد والد کي وفات کےبعد شرعي حصہ کا مالك ہے اور کسي بھي فرد کےليے جائز نہيں کہ وہ باقي ورثہ کوچھوڑ کرسارا مال خود ہي ہڑپ کرجائے اس طرح وہ دوسروں کي تلفي کرے گا .

اللہ سبحانہ وتعالي کا فرمان ہے :

اور زيادتي نہ کرو يقينا اللہ تعالي زيادتي کرنےوالوں سے محبت نہيں فرماتا البقرۃ (190)

اور حديث ميں ہے ابوحرۃ الرقاشي اپنے چچا سےبيان کرتے ہيں کہ انہوں نے فرمايا ميں نے رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کي اونٹني کي لگام پکڑي ہوئي تو رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: کسي بھي شخص کا مال اس کي رضامندي کےبغير لينا حلال نہيں . مسند احمد (20172) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے ارواء الغليل (1761) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

تواس بنا پر آپ کےبھائي نے رقم لينا والا کام کيا ہے وہ حرام شمار ہوتا ہے ، اور خاص کر والد کا مال اس کي زندگي

ميں ہي ہڑپ کرليا حالانکہ وہ مال کا حقدار توصرف والد كي وفات كےبعد تھا اور وہ بھي اتنا جواللہ تعالي نے اس كےليے وراثت كي تقسيم ميں رکھاہے ، لھذا اس بنا پر آپ كےبھائي كوچاہيے کہ وہ اپنے كيے كي اللہ تعالي سے توبہ كرے اور حقداروں كوان كےحقوق لوٹائے .

دوم :

آپ كےوالد نےجووصيت كي ہے وہ غير شرعي وصيت ہے اور آپ كےليے اس کا مطالبہ کرنا جائز نہيں كيونکہ وارث كےليے خصوصي وصيت كرني جائز نہيں اس كي دليل رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم کا فرمان ہے:

(بلاشبہ اللہ تعالي نے ہر حقدار كواس کا حق دےديا ہے لھذا وارث كےليے وصيت نہيں ہے) سنن ترمذي (2120) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نے صحيح سنن ترمذي (1722) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے .

لھذا تمہارے ليے اس وصيت کا مطالبہ کرنا جائزنہيں - اور اگرآپ كےبھائي نے آپ کا مال لے ليا ہے - توتم اپنے حصہ كي وارثت کا مطالبہ كرسكتي ہو .

سوم :

ان كےبارہ ميں آپ کا موقف يہ ہے کہ : آپ انہيں نصيحت كرتي رہيں اور انہيں اكٹھےكرنے كي حتي الوسع كوشش اوراس كي جانب ان كي راہنمائي كريں ، يہ ياد رکھيں کہ اس کام پرآپ كواللہ تعالي كي جانب سے اجر عظيم حاصل ہوگا .

اللہ تعالي کا فرمان ہے:

ان كےاكثر خفيہ مشوروں ميں كوئي خيروبھلائي نہيں ، ہاں بھلائي اور خير اس مشورہ ميں ہے جوخيرات کرنا يا نيك بات يا لوگوں ميں صلح كرانےكا حكم دے ، اور جوشخص صرف اللہ تعالي كي رضامندي حاصل كرنے كےارادہ سےيہ کام كرے يقينا ہم اسے اجر عظيم سے نوازيں گے النساء (114)

آپ اپني بہنوں سےبار بار يہي کہيں کہ وہ صرف اپنےحقوق کامطالبہ كريں ، اور ايك تہائي حصہ کا مطالبہ کرنا جائز نہيں ، اور آپ اپنےبھائي كے ساتھ بھي اچھے اور بہتر انداز ميں كوشش جاريں رکھيں کہ وہ بہنوں كوان كےمال حقوق ادا كردے ، اوروالد كي وفات كےبعد بہنوں پر شفقت ورحمت كرے نہ کہ انہيں تكليف دے اور ان كےليے عذاب بن جائے، ليكن اس ميں كوئي شك نہيں کہ آپ كواس راہ ميں مشكلات آئيں گي ليكن آپ ان پر صبر كريں ، ہم اللہ تعالي سے دعا گوہيں کہ آپ كواس پر ثابت قدمي دے.

چہارم :

جب آپ حق پر ہيں توپھرآپ كو كسي ملامت كرنےوالے كي ملامت اور نہ ہي يہ الزام كہ آپ دونوں فريقوں ميں سے كسي ايك كي طرفداري كر رہي ہيں كوئي نقصان نہيں دے گا بس آپ حق پر ثابت قدم رہيں .

اور آخر ميں ہم آپ سب كويہ دعوت ديتےہيں كہ اللہ تعالي كا تقوي اختيار كرو اور اس سےڈرتے ہوئے اس ذلت والےاختلاف كوختم كردو جس سے صرف شيطان اور وہ شخص ہي خوش ہوگا جس كےدل ميں حسد وكينہ اور بيماري رچي ہوئي ہے .

ميري اللہ تعالي سےدعا ہے كہ وہ آپ كےمابين صلح كروائے ، اور اللہ تعالي ہمارےنبي محمد صلي اللہ عليہ وسلم پر اپني رحمتيں برسائے .

واللہ اعلم .